بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۶/۲۱ | ۱۸ ہجرت ۱۳۴۶ھش، ۷ صفر ۱۳۸۷ھ، ۱۸ مئی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۰۷ |
|---|---|---|

## اخبار احمدیہ

۔۔۰ ربوہ ۱۷ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

## خاص دعا کی درخواست

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

خاکسار مورخہ ۱۶؍۵ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاہور سے بخیریت ربوہ آگیا ہے۔ حرارت ابھی ہو جاتی ہے۔ لاہور میں Physician کو بھی دکھایا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ پرانی پیچش کی وجہ سے جگر متورم ہے اور یہی حرارت کا باعث ہے۔ نیز زخم والی ٹانگ میں کھچاوٹ کافی ہے۔ جب چلنے میں درد ہوتی ہے۔ کمزوری ابھی کافی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب کرام کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے۔

مرزا منور احمد

۔۔۰ لاہور سے مکرم اخوند فیاض احمد خان صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ ان کے برادر نسبتی مکرم کرنل محمود احمد صاحب ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

## جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات (کانووکیشن) بروز اتوار ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء صبح ۹ بجے کالج ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ کالج سے ۱۹۶۶ء میں بی۔اے / بی۔ایس سی / ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرنیوالے طلباء مجوزہ لباس کے ساتھ ۲۰ مئی کی شام تک ریہرسل کیلئے ربوہ پہنچ جائیں۔ گاؤن اور ہڈ کرایہ پر کالج کے دفتر سے مل سکیں گے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئی

## وہ خدا کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے اور حق یہ ہے کہ انہوں نے دریغ نہیں کیا

"صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوتے۔ اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کی۔ ان کی نسبت آیا ہے۔ منھم من قضٰی نحبہ ومنھم من ینتظر یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں۔ کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے۔ تو وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۷-۲۷۸)

# حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا جسد خاکی سپرد خاک کر دیا گیا

## نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی

ربوہ ۱۶ مئی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا جسد خاکی آج شام مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ حضرت شاہ صاحب ۱۵-۱۶ مئی کی درمیانی شب کو ۸۷ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے تھے۔

آج نماز عصر کے بعد ۶ بجے مقبرہ بہشتی کے میدان میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ کو کندھا دیا۔ اور پھر حضور وہیں تشریف فرما رہے۔ تدفین مکمل ہونے پر حضور نے ہی دعا کرائی۔

نماز جنازہ میں مقامی احباب بکثرت شریک ہوئے۔ بیرونجات مثلاً لاہور، شیخوپورہ، سرگودھا اور لائل پور اور بعض دیگر مقامات سے بھی احباب جماعت نماز جنازہ میں شریک ہونے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضرت شاہ صاحب کو غسل دینے میں آپکے عزیزوں میں سے مکرم سید مبارک مسعود شاہ صاحب و مکرم سید عبد اللہ شاہ صاحب اور مکرم سید مبارک احمد صاحب سرور، مکرم خواجہ جلال الدین صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب سید حیدر آبادی نے حصہ لیا۔

(باقی ص پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۶۲ء

# حکومت الٰہیہ اللہ تعالیٰ قائم کرتا ہے

اس امر کو تمام اہل علم حضرات اور عام مسلمان سمجھتے ہیں کہ اسلام میں حکومت کی بہترین صورت خلافت ہے۔ تاہم یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے بعض سیاسی خیالات کے علماء اس ضمن میں کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو ان شرائط کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لگادی ہیں۔ اور محض اپنی قیاسی باتوں پر انحصار کر کے جدوجہد کرتے ہیں جس کا لازماً نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کو سخت ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور باوجودیکہ ان کو ٹھوکر پر ٹھوکر لگتی ہے۔ پھر بھی حقیقت کی طرف آنے سے گریز کرتے ہیں۔ اور عقلی تاویلات کر کے اپنے کردار کے متعلق ڈینگیں مارنا شروع کر دیتے ہیں۔

خلافت کا ذکر اگرچہ بعض دوسری آیات میں بھی آیا ہے۔ لیکن اس مسئلہ پر آیہ استخلاف سے کما حقہ روشنی پڑتی ہے۔ اگر ہمارے سیاسی خیال کے اہل علم حضرات اس آیہ کریمہ پر غور کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی جدوجہد سے خواہ انہیں اقتدار پر قبضہ کرنے کا موقعہ بھی ہاتھ آجائے۔ مگر وہ ہرگز حقیقی حکومت الٰہیہ قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں حکومت الٰہیہ کے لئے کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ جو راستے اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمائے ہیں ان راستوں کو اختیار کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شروع میں یہ دعا سکھائی ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

یعنی اے ہمارے رب ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کئے۔ نہ ان لوگوں کا جن پر تو نے غضب کیا۔ اور نہ گمراہوں کا راستہ

یہ دعا ہے جو ایک مسلمان دن کے پانچ وقتوں میں کئی کئی بار کرتا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر کام کے کما حقہ سرانجام دینے کے لئے ایک سیدھا راستہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔ اگر وہ سیدھا راستہ اختیار کیا جائے تو انسان ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۃ فاتحہ سے واضح ہوتا ہے۔ یہ راستہ وہ ہے جو لوگ اختیار کرتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کئے ہیں۔ اس راستہ کے علاوہ باقی راستے اللہ تعالیٰ کے غضب بھڑکانے والے اور گمراہ کرنے والے راستے ہیں

اب آیئے ذرا آیت استخلاف کا مطالعہ کریں

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعبدوننی لایشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون

(سورۃ نور آیت ۵۶)

ترجمہ۔ اللہ (تعالیٰ) نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اور وہ ان کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دیگا۔ اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے۔ وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔ ۲۲

حدیث النبی ؐ

## نعمتان

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعمتان مغبون فیھما کثیر من الناس الصحۃ والفراغ

ترجمہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تندرستی اور فارغ البالی ایسی نعمتیں ہیں کہ بہت لوگ ان میں نقصان اٹھاتے ہیں۔ یعنی ان میں اچھے عمل نہیں کرتے اور نقصان اٹھاتے ہیں۔

(بخاری کتاب الرقاق)

## سوال اور جواب

کھیل سمجھے ہیں جو حق کے کام کو
پوجتے ہیں عقل کے اصنام کو
"قادیانیت" سے ہے ان کا سوال
کیا دیا ہے عالم اسلام کو؟
"قادیانیت" یہ دیتی ہے جواب
کاش وہ سن لیں صلائے عام کو
ہم کو آتا ہے نظر زندہ خدا
تم سمجھتے ہو فضول الہام کو
چاک کی تم نے خلافت کی قبا
ہم نے پھر پایا ہے اس انعام کو
ہم نے پڑھ کر آیتیں قرآن کی
کر دیا حق آشنا اقوام کو
تم سے لٹے پھرتے ہو کعبے کا غلاف
ہم نے پھر زندہ کیا احرام کو

تنویر

۲۲ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ خلافت کا اور اس کے متعلقہ انعامات تمکن فی الارض اور خوف سے امان وغیرہ کا وعدہ ان لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ جو اٰمنوا وعملوا الصالحات کی تعریف میں آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ کوئی دوڑ بازی کا معاملہ نہیں ہے کہ چند لوگوں یا اکثریت کو خواہ ان کی خواہش اسلام پر عمل کرنے کی کیوں نہ ہو اپنے ساتھ ملا کر اقتدار پر قبضہ جما لیا جائے۔ اور اس طرح حکومت الٰہیہ یا خلافت معرض وجود میں آجائے گی۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

# حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریکات

## اور

## غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی بنیادی اہمیت

(مسعود احمد خان دہلوی)

جب سے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو فضلِ الٰہی کی ردا اور موہبت کا حُلۂ مقدسہ پہنایا اور آپ کو خلافتِ احمدیہ کی مسندِ جلیلہ پر متمکن فرمایا ہے اُس وقت سے لے کر اب تک آپ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اُس کی مشیّتِ خاص کے تحت جماعت میں حسبِ ذیل تحریکات جاری فرمائی ہیں:-

**اوّل:- تعلیم القرآن کی تحریک**

اِس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جو قرآن مجید ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔ نیز جو قرآنِ مجید ناظرہ پڑھے ہوئے ہیں یا اس دوران میں جو قرآنِ مجید ناظرہ پڑھنے کے قابل ہو جائیں وہ قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں اور پھر قرآنی علوم و معارف سے آگاہ ہو کر قرآنی انوار سے اپنے سینوں کو منوّر کریں۔

**دوم:- وقفِ عارضی کی تحریک**

اِس تحریک کا مقصد یہ ہے کہ احبابِ جماعت دو ہفتہ سے لے کر چھ ہفتہ تک کا عرصہ وقف کریں اور حضور کی طرف سے انہیں جن جماعتوں میں متعیّن کیا جائے وہاں اپنے خرچ پر جا کر اور اپنے خورد و نوش کا خود انتظام کر کے مرکز کی زیرِ ہدایت تعلیم القرآن کے ساتھ ساتھ دیگر تربیتی اور اصلاحی امور سرانجام دیں۔

**سوم:- مجلسِ موصیاں کے قیام کی تحریک**

اِس تحریک کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ مقامی جماعت میں جن احباب نے وصیّت کی ہوئی ہے ان کی ایک علیحدہ مجلس ہو۔ وہ اپنا ایک علیحدہ صدر منتخب کریں اور اُس صدر کی رہنمائی اور نگرانی میں اُن تمام فرائض کو کما حقّہٗ بجا لائیں جو رسالہ "الوصیّت" کی رُو سے قرآنی تعلیم پر عملدرآمد اور اس کی اشاعت کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتے ہیں۔

**چہارم:- فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی تحریک**

اِس تحریک کا مقصد نہایت وسیع اور مضبوط بنیادوں پر ایک یادگاری فنڈ قائم کرنا ہے تاکہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر کرنے کی غرض سے سیدنا حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو رفیع الشان کام سرانجام دیئے اور جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دل و جان سے عزیز اور محبوب تھے انہیں زیادہ وسیع بنیادوں اور زیادہ مؤثر طریق پر جاری رکھ کر غلبۂ اسلام کی راہ کو ہموار سے ہموار تر کیا جائے۔

**پنجم:- چندہ وقفِ جدید اطفال کی تحریک**

اِس تحریک کے تحت حضور ایدہ اللہ نے ہر احمدی طفل کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ پچاس پیسے ماہوار کی شرح سے وقفِ جدید کا چندہ ادا کر کے اس کے مالی جہاد میں شریک ہو۔ حضور نے اطفال کو توجّہ دلائی ہے کہ وہ چھوٹی عمر میں ہی وقفِ جدید کا مالی بوجھ اُٹھا کر ابھی سے مجاہد فی سبیل اللہ بنیں۔

**ششم:- اَطْعِمُوا الْجَائِعَ کی تحریک**

اِس تحریک کی رُو سے حضور نے احباب کو توجّہ دلائی ہے کہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ایسا انتظام کیا جائے کہ کوئی فردِ جماعت تنگدستی کی وجہ سے بھوکا نہ رہے۔

**ہفتم:-** اِن چھ تحریکوں کے علاوہ ایک اور نہایت اہم تحریک ہے جس کی طرف ابھی حضور نے صرف اشارہ ہی فرمایا ہے۔ یہ تحریک ایک تفصیلی پروگرام پر مشتمل ہے جو عنقریب حضور جماعت کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ حضور اِس پروگرام کو جماعت کے سامنے رکھنے سے قبل آجکل احبابِ جماعت کے ذہنوں کو اس کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ چنانچہ اِس ضمن میں حضور حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کے خاندان اور اُن کی آئندہ نسلوں کی عظیم الشان قربانیوں پر متعدد خطبات دے چکے ہیں جن میں سے پانچ خطبات الفضل میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔ ابھی اِن خطبات کا سلسلہ جاری ہے۔

اگرچہ اِن تحریکات کی تعداد چھ یا سات ہے لیکن اِن میں سے تعلیم القرآن کی تحریک کو بنیادی اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ باقی تمام تحریکوں کی حیثیت وہی ہے جو درخت کے مقابلہ میں شاخوں کی ہوتی ہے۔ باقی تمام تحریکات اِس بنیادی تحریک کو کما حقّہٗ عملی جامہ پہنانے کی غرض سے ہی جاری کی گئی ہیں۔

یہ سب تحریکات نہایت درجہ اہمیّت کی حامل ہیں۔ اِن کی اہمیّت اِس امر سے ہی ظاہر ہے کہ یہ تحریکات اللہ تعالیٰ کی رہنمائی اور اس کے منشاء کے مطابق خود اُس کے مقرر کردہ خلیفۂ برحق کی جاری کردہ ہیں۔ نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ نے القائے خاص کے تحت اپنے خلیفۂ برحق سے انہیں جاری کرایا ہے بلکہ اُس نے اِن تحریکات کو کامیاب اور مثمر ثمرات بنانے کا خود ذمّہ اٹھایا ہے اور نہ صرف یہ کہ ذمّہ اُٹھایا ہے بلکہ اپنے مقرر کردہ خلیفہ کو ان کی کامیابی کی بشارت سے بھی نوازا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اِن آسمانی تحریکات کی کامیابی سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی عظیم الشان بشارت سے جماعت کو آگاہ کرتے ہوئے ۵ر اگست ۱۹۶۶ء کے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:-

"کوئی پانچ چھ ہفتہ کی بات ہے ........ ایک دن جب میری آنکھ کھُلی تو مَیں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اُس وقت عالمِ بیداری میں مَیں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اُس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ اُس نور کا ایک حصّہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اُس (نور) نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُرشوکت آواز فضا میں گونجی جو اُس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی ——

"بُشْرٰی لَکُمْ"

یہ ایک بڑی بشارت تھی لیکن اِس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا، ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو مَیں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منوّر کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے اُس نے خود اِس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن مَیں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرّف میں لے لیا ہے۔ اُس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور مَیں نے اُس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوارِ قرآنی اِس طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اُس نور کو مَیں نے زمین پر محیط ہوتے دیکھا۔ فالحمد للہ علٰی ذٰلک"

(الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء)

تعلیم القرآن کی تحریک سے متعلق یہ مہتم بالشان خدائی بشارت سُنانے کے بعد حضور نے اِس امر پر روشنی ڈالی کہ وقفِ عارضی، مجلس موصیان کا قیام، فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور دوسری تحریکیں دراصل تعلیم القرآن کی بنیادی تحریک کے ہی مختلف پہلوؤں پر مشتمل ہیں اور ان کا باہم ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ حضور کے اِس خطبہ اور بالخصوص خطبہ کے مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ یہ تمام تحریکیں خدائی تحریکیں ہیں۔ خدائے ذوالعرش نے خود اِن تحریکات کو اپنے مقرر کردہ خلیفہ سے جاری کرایا ہے اور انہیں غیر معمولی برکتوں اور فضلوں کا حامل بنایا ہے۔ یہ تحریکیں بہر حال

کامیاب ہوں گی، انشاء اللہ اور ان کے نتیجہ میں قرآنی علوم و معارف اور قرآنی انوار دنیا میں پھیلیں گے یہاں تک کہ یہ علوم و معارف پورے کرۂ ارض پر محیط ہوں گے۔ ان تحریکات کو کامیاب بنانے میں حصہ لینا در اصل اپنے آپ کو قرآنی علوم و معارف اور انوار و برکات کا مورد بنانا ہے۔ اس سے بڑھ کر خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو خدائی تقدیر سے ہم آہنگ کر لے اور اس طرح خدائی فیصلہ کے بموجب رونما ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں میں حصہ دار بنے۔

---

پھر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان کشف میں قرآنی انوار کے روئے زمین پر محیط ہونے سے صاف عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریکیں اپنے مقرر کردہ خلیفہ سے اس لئے جاری کرائی ہیں تا دنیا میں اسلام کا موعودہ غلبہ جلد از جلد رونما ہو۔ یہی ان کی علتِ غائی ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو غلبۂ اسلام کا زمانہ قریب آنے کی بشارت دی اور پھر یکے بعد دیگرے حضور سے یہ تحریکات جاری کرائیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اس وقت جبکہ ابھی حضور نے ان تحریکوں میں سے کوئی تحریک بھی جاری نہیں فرمائی تھی ایک خطبہ جمعہ میں ساری جماعت کو یہ آسمانی بشارت سنائی کہ غلبۂ اسلام کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"میں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی اہم ہیں کیونکہ دنیا میں روحانی انقلابِ عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کون سی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہوگی، وہ افریقہ میں ہوں گی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں؟ لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کر لے گی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہوگی!"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء مطبوعہ الفضل ۹ جون ۱۹۶۶ء)

اس عظیم الشان بشارت کے معاً بعد خدائی تصرف کے ماتحت تعلیم القرآن، وقفِ عارضی، مجلسِ موصیان، فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور دوسری تحریکات پے در پے جاری ہونا صاف اس امر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جلد تر ظاہر ہونے والے اس موعودہ غلبہ کے ساتھ ان تحریکات کا خاص تعلق ہے اور اس غلبہ کے ذرائعِ حصول کے طور پر ہی ان کا اجراء من جانب اللہ ظہور میں آیا ہے۔ ان تحریکات کے ذریعہ حضور مسلسل احبابِ جماعت کو قرآنِ مجید پڑھنے پڑھانے، اس کے علوم و معارف سیکھنے سکھانے، اس کی تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانے اور دوسروں کو بھی اس پر کاربند کرانے کی بڑی شدّ و مد کے ساتھ تلقین فرما رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدائی فیصلہ کے بموجب غلبۂ اسلام کا ظہور ان تحریکات کے ساتھ وابستہ ہے۔ ان تحریکات پر عمل کرنے اور انہیں کما حقہٗ کامیاب بنانے کے نتیجہ میں انشاء اللہ العزیز اسلام کا غلبہ ظاہر ہو گا اور جلد تر ظاہر ہو گا۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ اگست ۱۹۶۶ء کے خطبۂ جمعہ میں جب ان تحریکات کی موعودہ کامیابی اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کے بارہ میں خدائی بشارت پر مشتمل اپنا وہ کشف بیان فرمایا جس میں حضور نے قرآنی نور کو زمین پر محیط ہوتے دیکھا تھا تو حضور نے ساتھ ہی جماعت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ غلبۂ اسلام کا موعودہ زمانہ اب قریب آگیا ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"نور کے اس نظارہ سے جسے میں نے ساری دنیا میں پھیلتے دیکھا ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم کی کامیاب اشاعت اور اسلام کے غلبہ کے متعلق قرآن کریم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور ارشادات میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو خوشخبریاں اور بشارتیں پائی جاتی ہیں انکے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اس لئے میں پھر اپنے دوستوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ، ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نورِ قرآن سے منور کرے، قرآن سیکھے، قرآن پڑھے اور قرآن کے معارف سے اپنا سینہ و دل بھرے اور معمور کرے یہاں تک کہ نورِ مجسم بن جائے، قرآنِ کریم میں ایسا محو ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا گم ہو جائے، قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآنِ کریم کا ہی نور نظر آئے اور پھر وہ ایک معلّم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوارِ قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت پر تعلیم القرآن کی سکیم اور اس سے متعلق دیگر تحریکات کی اہمیت واضح کرنے کے بعد اسی خطبہ میں ان تحریکات کے عملاً کامیاب ہونے کے لئے بہت پُر درد الفاظ میں دعا کی۔ حضور نے خدائے قادر و توانا کو مخاطب کر کے اُسکے حضور میں عرض کیا:۔

"اے خدا! تُو اپنے فضل سے ایسا ہی کر کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔ اے زمین اور آسمان کے نور! تُو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دُنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی، دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دُور ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۶۶ء)

---

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ یہ آسمانی تحریکات دنیا میں غلبۂ اسلام کے جلد تر ظہور کی ہی ضامن نہیں ہیں بلکہ ساتھ کے ساتھ یہ موجودہ دَور کے اُن مخصوص اعمالِ صالحہ کی حیثیت بھی رکھتی ہیں جن کے ساتھ ہر احمدی کی فلاح و نجاح وابستہ ہے۔

اس ضمن میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ہر قسم کی کامیابیوں، فوز و فلاح، اجر و ثواب اور افضال و انعامات کو ایمان اور اعمالِ صالحہ کیساتھ وابستہ قرار دیا ہے۔ پھر قرآنِ مجید سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اعمالِ صالحہ سے صرف نیک اعمال ہی مراد نہیں بلکہ وہ نیک اعمال مراد ہیں جو مناسبِ حال ہوں یعنی وقت اور موقع محل جن کا خاص طور پر متقاضی ہو۔ یوں تو سارے ہی نیک اعمال کا بجا لانا مومنوں پر فرض ہوتا ہے لیکن بعض اوقات میں بعض خاص اعمال پر معمول سے بڑھ کر زور دینے اور ان کے بارہ میں خاص عزم و ہمّت اور تعہّد سے کام لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس وقت وہ مخصوص اعمال محض نیک اعمال نہیں رہتے بلکہ اعمالِ صالحہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اب اگر کوئی شخص اَور نیکیاں تو بجا لاتا ہے لیکن وقت کے تقاضوں کا پاس نہ کرتے ہوئے اُن خاص اعمال کی بجا آوری سے غفلت برتتا ہے جن پر باقتضائے وقت زور دینے کی ضرورت ہوتی ہے تو معروف نیک اعمال بجا لانے کے باوجود وہ عند اللہ اعمالِ صالحہ کا بجا لانے والا شمار نہیں ہو سکتا اور نہ وہ اُن عظیم الشان انعامات کا مورد بن سکتا ہے جو اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں کے لئے خدا نے مقدّر کئے ہیں۔

اِس امر کا فیصلہ کرنا کہ باقتضائے وقت کونسا نیک عمل، عملِ صالح کہلانے کا مستحق ہے خلیفۂ وقت کا کام ہے۔ وہ خدائی القاء کے تحت اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں فیصلہ کرتا ہے کہ اِس وقت اور اِن حالات میں کِن اعمال پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ مومنوں کا کام صرف اور صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ محبّت و عشق کے جذبہ سے سرشار ہو کر خلیفۂ وقت کی اطاعت کو لازم پکڑیں اور وہ جن نیک اعمال پر زور دینے کا حکم دے انہیں بدل و جان بجا لائیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو اُن کے دوسرے نیک اعمال یعنی ان کی نمازیں، اُن کے روزے، اُن کی زکوٰۃ اور اُن کے صدقات سب اکارت جاتے ہیں۔ اور اگر وہ دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ پُورے عزم و ہمّت اور تعہّد کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجا لائیں تو انہیں اللہ تعالیٰ غیر معمولی رنگ میں اجر و ثواب، افضال و انعامات اور فوز و فلاح سے نوازتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اقامۃ الصلوٰۃ، ادائیگیٔ زکوٰۃ اور اطاعتِ رسول کے ضمن میں خلافت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ہمیں خبردار فرمایا تھا:۔

"اطاعتِ رسول (اور اسکے جانشین کی حیثیت میں اطاعتِ خلیفہ۔ ناقل) یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں، اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ اگر خلافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی، تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعتِ رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔"

سو تعلیم القرآن، وقفِ عارضی، مجلسِ موصیان، فضلِ عمر فاؤنڈیشن، چندہ وقفِ جدید اطفال، اطعموا الجیاع وغیرہ تحریکات جنہیں اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفۂ برحق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص اس زمانہ کی ضرورت کے پیشِ نظر غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے جماعت میں جاری فرمایا ہے بدرجۂ اولیٰ اُن مخصوص اعمالِ صالحہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جن کی کماحقہٗ بجاآوری کے ساتھ ہر احمدی کی فلاح و نجاح وابستہ ہے۔ انہیں بدل و جان پورے عزم و تعہّد سے انجام دیئے بغیر ہم دیگر نیک اعمال بجالانے کے باوجود اعمالِ صالحہ بجالانے والے قرار نہیں پاسکتے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اجر و ثواب، افضال و انعامات اور فوز و فلاح کے مورد نہیں بن سکتے۔ ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہماری زکوٰۃ، ہمارے صدقات اور ہماری دیگر نیکیاں اور قربانیاں اپنی جگہ نہایت اہم ہونے کے باوجود اُس وقت تک خدا کے ہاں مقبول اور مثمر ثمرات نہیں ہو سکتیں جب تک کہ ہم بہ اقتضائے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ اِن آسمانی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہیں لیتے۔ ہمارے لئے جہاں دیگر نیک اعمال کو پورے التزام کے ساتھ بجالانا بھی ضروری ہے اور ساتھ کے ساتھ پورے عزم و ہمت اور جذبہ و جوش کے ساتھ اِن آسمانی تحریکات کو کامیاب بنانا بھی ضروری ہے۔ یہ مبارک وقت اور مبارک زمانہ سابقہ نیکیوں میں کمی کئے بغیر اِن تحریکات پر کماحقہٗ زور دینے کا وقت اور زمانہ ہے۔ ہمارے لئے اپنے دیگر نیک اعمال کو نتیجہ خیز اور مثمر ثمرات بنانے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم اپنے دیگر نیک اعمال کو اِن تحریکات میں بڑھ چڑھ کر شمولیت سے تقویت پہنچائیں۔ بصورتِ دیگر، دیگر نیک اعمال کا بھی اکارت جانا ناگزیر ہو گا۔ العیاذ باللہ۔

لہٰذا ہمیں یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات اِس زمانہ کے وہ مخصوص اعمالِ صالحہ ہیں جن کے ساتھ ہم میں سے ہر ایک کی فلاح و نجاح وابستہ ہے۔ یہ آسمانی تحریکیں ایک وسیع اور ہمہ گیر آسمانی تقدیر ہی کی مختلف کڑیاں ہیں جن کے نتیجہ میں اسلام کو دنیا میں غلبہ حاصل ہو گا اور انشاء اللہ العزیز ہو گا بھی بہت جلد۔ اِن حالات میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اِن آسمانی تحریکات کی اہمیت اور عظمت کو پہچانتے ہوئے ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور تن من دھن لگا کر انہیں کامیاب بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اطاعت کا اعلےٰ ترین نمونہ پیش کرنے اور حضرت امیر المومنین کی ہر آواز پہ جو اللہ تعالےٰ کے اذن اور منشاء سے اور اسی کی رضا کے لئے بلند کی جاتی ہے والہانہ لبیک کہنے کی توفیق بخشے اور ہمیں اپنے مخلص و مقبول اور وفادار و جاں نثار بندوں میں شمولیت کے شرف سے نوازے آمین اللّٰھم آمین۔

# نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

مَیں نے سالِ گزشتہ ایم۔ اے سالِ اوّل اسلامیات کا امتحان دیا تھا اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اس امتحان میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ شعبہ معارفِ اسلامیہ کی سالانہ تقریب زیرِ صدارت جناب مولانا منتخب الحق صاحب قادری ڈین کلیہ معارفِ اسلامیہ منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں خاکسار کو ایک نقرئی تمغہ (سلور میڈل) تفویض ہوا ہے۔ مَیں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے ایف اے اور رحیم یار خاں سے بی۔ اے کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے اپنے شعبہ کے بہترین پارلیمنٹرین ہونے کا اعزاز بھی عطا کیا گیا۔ الحمد للہ۔

سب احمدی بہن بھائیوں سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے ایم۔ اے فائنل میں بھی اپنی پوزیشن قائم رکھنے بلکہ قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اقبال احمد بسمل راجن پوری
متعلم ایم۔ اے فائنل شعبہ معارفِ اسلامیہ کراچی یونیورسٹی

# حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

(رقم فرمودہ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ)

نوٹ:۔ یہ مضمون حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اگست ۱۹۶۲ء میں جبکہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ بہت بیمار ہو گئے تھے رقم فرمایا تھا مگر ابھی تک شائع نہیں ہوا تھا۔

یہ راقم سید ولی اللہ شاہ صاحب کی ظاہری اور باطنی خوبیوں کا ۱۹۱۰ء میں گرویدہ ہوا جبکہ آں محترم گورنمنٹ کالج کی ایف ایس سی کلاس میں تعلیم پا رہے تھے اور یہ عاجز میڈیکل سکول لاہور کا سیکنڈ ایئر کا طالب علم تھا۔ یہ راقم انہیں اپنے بورڈنگ میں ایک مکرم و معظم بزرگ کی حیثیت سے لے گیا تا کہ خود فیض حاصل کرے اور دوسرے طلباء کو احمدیت کی صداقت کی باتیں سنوائے۔ چنانچہ آں محترم نے کچھ باتیں صداقتِ احمدیت کے متعلق کیں اور تشریف لے گئے۔ مَیں بورڈنگ کے گیٹ کے باہر تک ان کے ساتھ گیا۔ رخصت ہوتے وقت مجھ سے پوچھا کہ میری باتوں کا سامعین پر کچھ اچھا اثر بھی ہوا ہے؟ مَیں نے یہ محسوس کیا کہ آنمحترم کے دل میں عشقِ احمدیت موجزن ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی جلد از جلد اس کوچہ کا گرویدہ بنا لیں۔

وہ دن ۱۹۱۰ء کا کیا ہی مبارک دن تھا جبکہ ہم دونوں دوستی کے رشتے میں منسلک ہو گئے۔

یہ خدا تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہم دونوں جو اپنے ناموں میں اللہ کے اسمِ ذات کو مشارکت رکھتے ہیں یعنی ولی اللہ۔ حشمت اللہ نصف صدی سے زیادہ مدت سے شیر و شکر بنے ہوئے ہیں۔ علاوہ مشارکت اسمِ ذات باری تعالےٰ کے ایک اور مشارکت بھی کارفرما نظر آتی ہے وہ اسمِ ذات کا عشق ہے جو خدا تعالےٰ کے محبوبِ حقیقی محمد و احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم احمد کی مظہر ہے یعنی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام .......... کے پُرنور چہرہ نے اور حسنِ باطنی نے ہم دونوں کو گرویدہ بنا لیا۔

پس یہ دو مضبوط بندھن ہیں جنہوں نے ہمارے دلوں کو باندھے رکھا ہے اور فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا کا بیّن ثبوت بہم پہنچایا۔

مَیں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب قادیان میں ایک مسجد میں ہیں جو مسجدِ اقصےٰ کی طرح کی ہے اور نماز سے فارغ ہو کر مسجد کے صحن سے گزر کر باہر جانے کو ہیں اسی وقت مَیں بھی مسجد میں داخل ہوا ہوں۔ اور مَیں دُور سے دیکھ کر حضرت شاہ صاحب کی طرف تیز قدمی کے ساتھ بڑھا ہوں اور حضرت شاہ صاحب بھی مجھے دیکھ کر میری طرف بڑھتے ہیں۔ آخر ہم دونوں محبت بھرا معانقہ کرتے ہیں۔ اس وقت حضرت شاہ صاحب تندرست خوبرو اور خوبصورت لباس میں نظر آ رہے ہیں۔

یہ صحت مندانہ حالت یہ خوبصورت لباس جو رؤیا میں نظر آئے یہ وہ صحت اور تندرستی ہے جو بعثت اُخروی سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کا اچھے لباس میں ملبوس ہونا اچھی منزلت کی نشانی ہے اور ہمارا دونوں کا معانقہ ہونا اسی دنیا کے تعلقاتِ محبّت کے سچے ہونے اور ایمان اور اعمال میں ہمرنگی کی دلیل ہے۔ مسجد یعنی خدا کے گھر میں اکٹھے ہو گئے ہیں گویا جس طرح اس دنیا میں ہم للّٰہی محبّت کے ذریعہ ہمرنگ اور ہم مشرب ہیں عقبےٰ میں بھی ہماری ملاقاتیں ہوتی رہیں گی جو قادیان کے نور سے منوّر ہونے کے ذریعہ سے ہوں گی۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

خاکسار
حشمت اللہ
۱۵/۸/۶۲

# انسپکٹران مال کی ضرورت

وکالتِ مال تحریکِ جدید کو چند انسپکٹران مال کی ضرورت ہے جو جماعتوں میں دورہ کر کے کام کر سکیں۔ خواہش مند احباب وکالتِ دیوان تحریکِ جدید کو درخواستیں بھجوا دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

# تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں

گھٹیالیاں کا قصبہ ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور میں واقع ہے اور بدوملہی ریلوے سٹیشن سے پورے سات میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ فاصلہ ٹانگہ یا سائیکل پر آسانی کے ساتھ پون گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے۔ گھٹیالیاں انٹر کالج ۱۹۶۶ء سے جاری ہے اور اس علاقہ کی تعلیمی ضروریات کو عمدگی سے سرانجام دے رہا ہے۔ کالج کی عمارت پختہ ہے اور بڑے سائز کے نو کمروں پر مشتمل ہے۔ کالج کی موجودہ عمارت کے ساتھ ابھی تین چار مزید کمرے اور ایک وسیع ہال کا اضافہ ہوگا۔ کالج کی عمارت کی بنیاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے ۶۳ء میں رکھی جس سے کالج ہذا کی اہمیت کا بخوبی پتہ لگتا ہے۔ بدوملہی سے قلعہ صوبا سنگھ جانیوالی سڑک کے کنارے واقعہ کالج ہذا کی عمارت ہر نئے راہگیر کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور ہر علم کے متلاشی پر حصول علم کی اہمیت و عظمت واضح کرتی ہے۔ ایک پرسکون ماحول میں جہاں ہائی سکول پہلے سے موجود ہے وہاں انٹرمیڈیٹ کالج کا وجود خود یہاں کے مقامی لوگوں کے لئے اور ارد گرد دور دور تک رہنے والوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اور یہ بات تو تجربہ میں آ چکی ہے کہ اب تک سب متعدد طالبان علم نے کالج میں دو سالہ تعلیمی عرصہ گزار کر ہر لحاظ سے تعلیمی تربیتی اور اخلاقی دولت حاصل کی ہے۔

کالج سے متصل ہی پختہ اور صاف ستھری کشادہ ہوسٹل کی عمارت ہے۔ کھانا تیار ہونے کے لئے کچن موجود ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہوسٹل میں رہنے والے طلبہ اپنے یہاں کے قیام کو ہر لحاظ سے مفید اور آرام دہ پاتے ہیں۔ مختلف کھیلوں کے میدان ہیں طلباء کے کھیلوں میچوں وغیرہ کے لئے یا ٹیموں کو باہر لے جانے کے لئے تسلی بخش انتظام ہے۔ یہ سارا کام ایک نگران استاذ کے ماتحت ہوتا ہے۔ کالج کے سالانہ گیمز گذشتہ تین سالوں سے باقاعدہ ہوتے ہیں۔ طلبہ شوق سے ان میں حصہ لیتے ہیں۔ اور تعلیمی لحاظ سے یا کھیلوں میں اول دوم آنیوالے طلبہ کو انعامات دئے جاتے ہیں ہوسٹل میں رہائش رکھنے والے طلبہ کی خاص نگرانی کی جاتی ہے اور ان کی اصلاحی و اخلاقی تربیت کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

کالج کے سٹاف میں اس وقت آرٹس کے مضامین پڑھانے والے تجربہ کار اور محنتی اساتذہ ایم اے میسر ہیں۔ ہمارے کالج کے بعض طلباء نے از خود اپنے گھروں میں یا حلقہ احباب میں اسبات کا اظہار کیا ہے کہ جس توجہ اور محنت سے گھٹیالیاں کالج میں پڑھائی کرائی جاتی ہے۔ ایسی پڑھائی بہت کم کالجوں میں ہوتی ہے یہ ماحول سستا اور پرسکون ہے۔ غریب اور تعلیمی لحاظ سے محنتی اور لائق طلبہ کو حسب قانون فیس وغیرہ کی رعایت دی جاتی ہے اور ہر سال مستحق طلباء اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طلبہ کی عام روزمرہ کی طبعی ضروریات پورا کرنے کے لئے کالج میں ڈسپنسری بھی ہے۔ اسی طرح لائبریری کا تسلی بخش انتظام ہے جہاں سے اساتذہ و طلبہ استفادہ کرتے ہیں۔ الفضل۔ امروز۔ پاکستان ٹائمز کے علاوہ رسالہ لاہور۔ تحریک جدید اور الفرقان تو باقاعدگی سے آتے ہیں۔ ریڈنگ روم میں یہ لٹریچر رکھا جاتا ہے اور طلبہ فارغ اوقات میں وہاں بیٹھکر مطالعہ کرتے ہیں۔ کالج میں آنیوالے زائرین بھی ان اخبارات سے استفادہ کرتے ہیں۔ تعلیم القرآن کی بابرکت تحریک کے مطابق ہر دو کلاسوں کے طلبہ کو سادہ یا حسب حالات باترجمہ قرآن کریم پڑھانے کا بندوبست بھی کالج میں ہے۔ علاوہ ازیں گاہِ گاہِ طلبہ کے سامنے بعض اخلاقی اور علمی لیکچر دئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ادارہ اب چھٹے سال میں جا رہا ہے۔ کالج کی حالت پہلے سے ترقی پذیر ہے اور پورا یقین اور قوی امید ہے کہ دن بدن زیادہ ترقی ہوگی وباللہ التوفیق۔

احباب جماعت سے میری درخواست ہے کہ اپنے تعاون کی بہترین مثال پیش کرتے ہوئے ہماری ہمت افزائی فرمائیں اور اپنے بچوں کو اس ادارہ میں داخل کرائیں جہاں تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی ہر لحاظ سے بہبودی و بہتری کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے بزرگان جماعت کالج ہذا کی بیش از بیش ترقی و کامیابی کے لئے بھی متواتر دعاؤں سے مدد فرمادیں۔ خصوصاً امسالی جماعت دہم کا نتیجہ نکلنے پر احباب ضرور اس بات کا خیال رکھیں اور اس طرف خاص توجہ فرمادیں تاکہ اس سال بفضلہ تعالیٰ داخلہ زیادہ مر تعداد میں ہو۔ یہ بات آپ کے تعاون۔ توجہ اور دعاؤں پر موقوف ہے۔ اللہم آمین

(محمد عثمان صدیقی ایم اے پرنسپل ٹی۔ آئی کالج گھٹیالیاں)

# اعلان دارالقضاء

مکرم مرزا شیر محمد صاحب ولد مرزا پیر بیگ صاحب آف کوئٹہ حال معرفت چوہدری محمد بوٹا صاحب غلہ منڈی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرا بھتیجہ مرزا اصلاح الدین صاحب ولد مہر بیگ صاحب مورخہ ۲۳/۱۲ کو کوئٹہ میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گیا ہے اپنے بھائی مرحوم کی وفات کے بعد اس کو میں نے ہی پرورش کیا تھا۔ مرحوم کے والدین بہت دیر سے فوت ہو چکے ہیں۔ میرے سوا مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ اسلئے مرحوم کے نام پر مبلغ -/۴۵ روپے جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس جمع ہیں۔ مجھے دئے جائیں۔

محکم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے کہ مکرم مرزا اصلاح الدین صاحب مرحوم ولد مہر بیگ صاحب ساکن چک ۳۳۲ ڈاکخانہ چک ۳۲۶ تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کھاتہ امانت ۳۲۷۴ / ۳۲۶-۱۱۰ میں مبلغ -/۴۵ روپے بقایا موجود ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء)

# فوج میں شارٹ سروس کمیشن

شرائط۔ عمر ۱۷ تا ۲۴۔ یعنی پیدائش کی تاریخ ۵/۴۷ ۲۰ کے بعد اور ۵/۵۰ ۲۰ سے قبل ہو شادی شدہ وغیر شادی شدہ ہر دو

تعلیمی قابلیت۔ برائے سویلین۔ انٹرمیڈیٹ ایٹ یا کیمبرج سکول سرٹیفکیٹ۔

〃 فوجی 〃 〃 〃 〃 ریاضی کا سپیشل سرٹیفکیٹ

ذیل کے امیدوار درخواست نہ دیں۔ (۱) جو آئی ایس ایس بی میں دو دفعہ ناکام ہو چکے ہیں

(۲) جو ایس میڈیکل بورڈ سے رد کئے جا چکے ہیں

(۳) جو ضبط کی بناء پر سکول سے نکالے گئے ہوں یا ملازمت سے برطرف کئے گئے ہوں۔ درخواست کا مجوزہ فارم و ہدایات۔ کالجز کے پرنسپل صاحبان سے یا قریبی فوجی بھرتی کے دفتر سے حاصل کریں۔ درخواست مکمل ہو۔ ضروری مصدقہ سرٹیفکیٹس۔ فوٹو گراف اور -/۵ کا کراسڈ پوسٹل آرڈر ۵/۲۰ ۷۱ تک بنام۔ اے۔ جی برانچ۔ پی۔ اے ۔ ۳۰ اے اجی ایچ کیو راولپنڈی۔ پ۔ ٹ (۹-۵-۷۱)

(ناظر تعلیم)

# قائدین مجالس ضلع سرگودھا متوجہ ہوں

فصل کی کٹائی وغیرہ قریباً ختم ہو چکی ہے۔ دیہاتی مجالس کے قائدین سے گذارش ہے کہ وہ اس موقع پر تمام خدام و اطفال سے پورے سال کا چندہ مجلس اور سالانہ اجتماع وصول کریں۔ اور کوشش کریں کہ کوئی بھی بقایا دار نہ رہے۔

(اعجاز احمد۔ قائد ضلع سرگودھا)

# مجالس فہرست اراکین بھجوائیں

جیسا کہ بذریعہ سرکلر مجالس کو اطلاع کی جا چکی ہے۔ مجالس اپنے اراکین کی فہرست معہ کوائف جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# درخواست دعا

برادرم معین الرشید ہاشمی ربوہ میں درد گردہ کے باعث علیل ہیں بہتری کا خدشہ ہے۔ نیز ہمارے والد محترم قریشی رشید احمد صاحب ارشد لائلپور میں ضعف کے باعث علیل ہیں۔ دونوں کے لئے درخواست دعا ہے۔ امین الرشید ہاشمی B-۱۳ شاد عالم مارکیٹ لاہور

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

● پیکنگ ۱۶ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے اعلان کیا ہے کہ اگر امریکہ نے شمالی ویٹ نام میں اپنی فوجیں اتاریں تو چین جنگ میں شامل ہونے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور اپنی فوج ویٹ نام کے عوام کے تحفظ کے لئے بھیج دے گا۔ انہوں نے کہا اگرچہ ابھی شمالی ویٹ نام نے ہم سے امداد کی درخواست نہیں کی۔ لیکن امریکہ جنگ کو بڑھا رہا ہے اور اس سے ہماری سرحدوں پر خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ بہرحال اگر ہم نے یہ محسوس کیا کہ چین کی سلامتی کے لئے فوجی کارروائی ضروری ہے۔ تو ہم شمالی ویٹ نام کی رسمی درخواست کا انتظار کئے بغیر اپنی فوجیں ویٹ نام میں داخل کر دیں گے۔ امریکہ نے مسٹر چو این لائی کے اس بیان کو انتہائی اہم قرار دیا ہے اور وزارت دفاع اور وزارت خارجہ کے ماہرین اس کا جائزہ لینے میں مصروف ہیں۔

● اسلام آباد ۱۶ مئی۔ صدر ایوب خان نے کہا ہے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کا اتحاد ملک کی بقا اور سلامتی کے لئے ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ نظام شمسی کی طرح مشرقی اور مغربی پاکستان کا ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ضروری ہے۔

● پشاور ۱۶ مئی۔ روس اور پاکستان دوستانہ تعلقات اب باہمی تعاون بڑھانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز وزیر خارجہ پاکستان سید شریف الدین پیرزادہ کے دورہ روس پر ماسکو ریڈیو کے تبصرے پر کیا گیا۔ مسٹر سرا الیگزینڈر روسوکوف نے وزیر خارجہ پیرزادہ کے دورہ روس کو خوشگوار اور پرمسرت قرار دیا۔ اور امید ظاہر کی کہ ان کے دورے سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو سال کے دوران رونما ہونے والے واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ دونوں ملکوں کے تعلقات تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

● اسلام آباد ۱۶ مئی۔ صدر ایوب نے ملک کی خارجہ پالیسی اور بعض دیگر مشکلات پر بھی مختصراً اظہار خیال کیا۔ جو اس وقت ملک کو درپیش ہیں۔ صدر نے اس بات پر زور دیا کہ خارجہ پالیسی کا تعین صرف قومی مفاد کی بنا پر کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کے دباؤ کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

● قاہرہ ۱۶ مئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ امریکی حکومت کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے کہ بحیرہ روم میں امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کے دستوں کو عرب جمہوریہ کی بندرگاہوں پر اترنے کی اجازت دی جائے۔ قاہرہ کے اخبار الاہرام نے اسرائیل کے وزیر اعظم کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ دستے دراصل اسرائیل کے تحفظ کے لئے بحیرہ روم میں مقیم ہیں۔

● قاہرہ ۱۵ مئی۔ شام اور اسرائیل کی سرحد پر صورت حال اور تشویشناک ہو گئی ہے دونوں ممالک کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا ہیں اور متحدہ عرب جمہوریہ نے شام کی امداد کے لئے اپنی افواج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے مصری کمانڈر انچیف جنرل محمد فوزی دمشق پہنچ گئے ہیں اور صدر ناصر آئندہ دو تین دنوں میں شام کے دورے پر جانے والے ہیں۔

شامی ذرائع کا کہنا ہے کہ اگر اسرائیل نے شام پر حملہ کیا تو وہ متحدہ عرب جمہوریہ سے فوجی امداد طلب کرے گا۔ سلسلہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کو مطلع کر دیا گیا ہے اور متحدہ عرب جمہوریہ نے شام کی فوجی امداد کے لئے ابتدائی اقدامات کر دیئے ہیں۔

شامی ذرائع کا کہنا ہے کہ شام اب اسرائیل سے فیصلہ کن ٹکر لینے کو تیار ہے ان ذرائع کے مطابق شام اسرائیل کی جنگ محدود نہیں ہو گی۔ بلکہ تمام عرب ممالک اس میں شامل ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ عربوں کی آزادی کی جنگ ہو گی۔

● ہانگ کانگ ۱۶ مئی۔ شمالی ویٹ نام نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اتوار کی رات کو ہنوئی تھانا ہوا کی فضا میں سات امریکی طیارے مار گرائے۔ اور متعدد امریکی ہوابازوں کو قیدی بنا لیا دو طیارے جن میں ہوا باز نہیں تھے۔ ہنوئی میں اور دو فضائی حملہ کے دوران ہنوئی میں گرائے گئے۔ باقی تین طیارے صوبہ تھانہ ہوا کے شمال میں گرائے گئے۔

● نئی دہلی ۱۶ مئی۔ بھارت میں طوفان سے مرنے والوں کی تعداد ۳۶ تک پہنچ گئی ہے سب سے زیادہ نقصان کانپور میں ہوا۔ جہاں ۲۵ افراد مرے اور لاکھوں روپیہ کی املاک تباہ ہو گئیں بہار میں گیا۔ پٹنہ اور مونگھیر میں ۷ افراد ہلاک اور ۷۰ زخمی ہوئے لیچی اور آم کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔

● لاہور ۱۶ مئی۔ پاکستان کے محکمہ ڈاک نے لاہور۔ سیالکوٹ اور سرگودھا کے شہریوں کو ہلال استقلال عطا کرنے کی تاریخی تقریب پر خصوصی ٹکٹ جاری کیا ہے یہ اعزاز بھارتی جارحیت کے موقع پر جرأت اور استقلال کا مظاہرہ کرنے پر صدر مملکت کی جانب سے عطا کیا گیا ہے۔ ڈاک کا یہ خصوصی ٹکٹ پندرہ پیسے کا ہے۔

● عمان ۱۶ مئی۔ سعودی عرب نے اعلان کیا ہے کہ کل متحدہ عرب جمہوریہ کے الیوشن بمبار طیاروں نے سعودی شہر غزان پر بمباری کی جس کے نتیجہ میں ایک عورت ہلاک اور گیارہ بچے اور کچھ عورتیں زخمی ہو گئیں اس کے علاوہ بہت سے مکانات تباہ ہو گئے۔ ریاض ریڈیو نے وزارت دفاع کے حوالہ سے بتایا ہے کہ جب بمبار طیارے سعودی سرحد میں آئے تو ان پر طیارہ شکن توپوں سے گولہ باری کی گئی۔ جس سے خوفزدہ ہو کر انہوں نے اپنے بم شہر پر گرا دیئے۔

وزارت دفاع کے ترجمان نے تنبیہ کی کہ سعودی عرب کی فوجیں اور شہری اپنے ملک کی سالمیت پر دفاع کریں گے۔

● لاہور ۱۶ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان نے سال ۶۸-۱۹۶۷ء کی فصل کے لئے باسمتی۔ کنگنی اور جوشی چاول کی سرکاری قیمت خرید کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومت باسمتی اور سیلا باسمتی چاول ۲۱-۱ روپے فی بگھہ ۲۰ روپے کنگنی ۱۹ روپے اور جوشی ۱۸ روپے فی من حساب سے خریدے گی۔

● ملغراد ۱۶ مئی۔ کل یہاں سے ۴۵ میل دور شمال مغرب میں ایک پسنجر گاڑی ریلوے کراسنگ پر ایک ٹرک سے ٹکرا گئی۔ اس حادثہ میں ۱۹ افراد ہلاک اور ۱۳ مجروح ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں کاشتکار شامل ہیں ان کے علاوہ چھ عورتیں ہلاک اور ۹ مجروح ہو گئیں۔

● بغداد ۱۶ مئی۔ گزشتہ روز دریائے فرات میں اچانک طغیانی آ جانے سے رمادی ضلع میں تباہی پھیل گئی۔ بہت سے لوگ بے گھر ہو گئے۔ سیلاب کے پانی سے گلاس فیکٹری کے تباہ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ فیکٹری روسی ماہرین نے دو سال قبل قائم کی تھی۔ سیلاب زدہ علاقوں سے شہریوں کو نکالنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی ہے۔

## ٹنڈر مطلوب ہیں

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے تختے کیکر خشک سیاہ بلا گانٹھ درکار ہیں۔ پیمائش حسب ذیل ہوگی۔
لمبائی ۴ فٹ عرض ۱½ فٹ اونچائی ۴" مع تختہ موٹائی تختہ ایک انچ ۱۵" عرض کا ایک ہی تختہ استعمال کرنا ہوگا۔ اس عرض کے لئے ۱۲۷/۵ ۲۵ تک ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر کے ساتھ نمونہ کا تختہ پیش کرنا ہوگا۔ ٹنڈر نامنظور ہونے کی صورت میں نمونہ کا تختہ واپس کر دیا جاوے گا۔

(منیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

● ڈھاکہ ۱۶ مئی۔ حکومت مشرقی پاکستان نے فرید پور، رنگ پور اور ڈسٹرکٹ میمن سنگھ کے طوفان زدہ لوگوں کی امداد کے لئے مزید ۱۵ ہزار ۸ سو ۲۵ روپے کی منظوری دے دی

● راولپنڈی ۱۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ مئی کو صدر ایوب ۱۹ مئی کو قومی اسمبلی کے مسلم لیگی ارکان سے گیسٹ ہاؤس میں خطاب کریں گے۔

● ڈھاکہ ۱۶ مئی۔ ڈھاکہ سے ۱۲ میل دور ٹونگی میں ہونڈا موٹر سائیکل تیار کرنے والا کارخانہ آئندہ ماہ کام شروع کر دے گا اس میں ہر سال پانچ چھ ہزار موٹر سائیکل تیار ہوں گے۔ جن کی طاقت نصف ہارس پاور سے دو ہارس پاور تک ہوگی۔ اس منصوبہ پر کل ساڑھے ۸ سو لاکھ روپے خرچ آئیں گے جن میں سے ۱۵ لاکھ روپے صنعتی قرضوں اور سرمایہ کاری کی کارپوریشن نے مہیا کئے ہیں۔

## قرارداد تعزیت

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے پیارے بھائی مکرم اکرام اللہ ظفر طالب علم کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کی ناگہانی اور افسوسناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل و کرم سے مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

ان کی اس اچانک وفات پر تمام ممبران ان کے والدین اور بھائیوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

مرحوم ایک ہونہار طالب علم تھے میٹرک کے امتحان میں سرگودھا ڈویژن میں اول رہے۔ اور ایف ایس سی میں گورنمنٹ کالج لاہور میں اول آئے۔ اس کے بعد میڈیکل کالج میں داخلہ لیا۔ اور یہاں بھی سال اول میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔

(سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن۔ لاہور)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ ہونے کیلئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
ناظم اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

# فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے عطیات کی ادائیگی

## زمیندار احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں!

آج کل فصل ربیع اٹھائی جا رہی ہے اور غیر معمولی حالات میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ فصل بہت عمدہ نکل رہی ہے۔ اس فصل کے ابتدائی اور درمیانی زمانہ کے حالات کو مدِنظر رکھ کر غور کیا جائے جب کہ خشک سالی کا سامنا تھا اور پھر آخری وقت کو دیکھا جائے جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کی بھرپور بارش سے نوازا تو اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبہ سے قلوب لبریز ہو جاتے ہیں کہ اس نے تباہی کے کنارے پر پہنچی ہوئی فصل کو اپنے فضل کی بارش سے سیراب کیا۔ اور اس کی حالت کو سدھار دیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا سارا ملک و قوم زیرِ بار ہے وہاں زمیندار احباب اللہ تعالیٰ کے دُہرے احسان کے نیچے ہیں۔ کیونکہ ملک کے جملہ اہالیان کے ساتھ جہاں وہ مشترکہ طور پر غذائی ضروریات سے فائدہ حاصل کریں گے۔ وہاں انہیں فصل کی بہتری سے بفضلِ خدا مالی فائدہ بھی خوب ہوگا۔ اور انہیں فارغ البالی حاصل ہوگی۔

ایسی حالت میں اوّلین فریضہ ان وعدوں کو پورا کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانیوں کے ضمن میں وہ پیش کر چکے ہیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں کے سامنے اہم ترین وعدہ جو اس وقت واجب الایفاء ہے وہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے لئے موعودہ رقوم کی ادائیگی کا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فاؤنڈیشن کے مالی سال اوّل کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۶۷ء تک توسیع منظور فرمائی ہوئی ہے۔ اور یہ توسیع شدہ عرصہ اب گزر رہا ہے جب کہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی سالانہ ذمہ داریوں کو دوست پورا کر چکے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کا ایک تہائی حصہ ادا نہیں کیا۔ ان کے لئے اب موقع ہے کہ فوری توجہ فرما کر اس فصل کی آمد سے اپنا ذمگی حصہ اپنے وعدہ کا ادا کر دیں۔ اور جو دوست اس سے جس قدر زیادہ ادا کر سکیں وہ زیادہ ادا کر دیں۔ اور جنہوں نے اس مبارک تحریک میں ابھی تک وعدہ بھی نہیں کیا وہ بھی وعدہ لے کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں۔

گو اس نوٹ میں زمیندار احباب بالخصوص مخاطب ہیں دوسرے دوستوں کو بھی اس مبارک تحریک سے متعلق اپنی ذمہ داری کو ادا کرنا چاہیئے و باللہ التوفیق۔

خاکسار شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔

---

## حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

### مختصر حالاتِ زندگی

حضرت شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی ایام رعیہ ضلع سیالکوٹ میں گزارے جہاں آپ کے والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے بسلسلہ ملازمت متعین تھے۔ ۱۹۰۳ء میں تعلیم کے لئے آپ کو قادیان بھجوا دیا گیا جس کی وجہ سے آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے اور حضور کی مقدس صحبت سے فیضیاب حاصل کرنے کا موقع میسر آگیا۔ ۱۹۰۸ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اسی سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے موقع پر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایماء پر آپ نے خدمتِ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کا عہد کیا۔ پھر آپ گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو گئے لیکن دو سال بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر آپ کالج کی تعلیم چھوڑ کر قادیان آ گئے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر بزرگانِ سلسلہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

۱۹۱۳ء میں آپ عربی کی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مصر تشریف لے گئے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد آپ بیروت اور حلب تشریف لے گئے جہاں پر نہایت قابل اساتذہ آپ کو میسر آگئے معمولی تعلیم کے بعد سات ماہ تک ایک ترکی رسالہ میں بھی آپ کو کام کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر آپ بیت المقدس گئے۔ صلاح الدین ایوبیہ کالج میں بطور پروفیسر متعین ہو گئے۔ جہاں پر آپ کو تاریخ ادیان انگریزی اور اردو پڑھانے کا موقع ملا کچھ عرصہ آپ سلطانیہ کالج کے وائس پرنسپل بھی رہے۔ ۱۹۱۹ء میں آپ واپس وطن تشریف لے آئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ ہدایت ۱۹۲۰ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کے ساتھ منسلک ہو کر خدمتِ سلسلہ بجا لانے لگے۔ چنانچہ اس کے بعد اپنی آخری بیماری تک آپ نے مسلسل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ صدر انجمن احمدیہ میں ناظر دعوت و تبلیغ، ناظر تعلیم و تربیت، ناظر تجارت، ناظر تالیف و تصنیف، ناظر امور خارجہ اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے عہدوں پر متمکن رہے اور اس طرح ایک لمبے عرصے تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک معتمد رفیقِ کار کی حیثیت سے مختلف محکموں میں آپ کو نہایت قابلِ قدر کام کرنے کی توفیق ملی۔

اس اثناء میں جماعت کے خلاف کئی خطرناک فتنے برپا ہوئے اور جماعت پر بہت سے نازک دور آئے لیکن ہر مرحلہ پر حضرت شاہ صاحب نے نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا اور حضور رضی اللہ عنہ کی خوشنودی حاصل کی۔ ۲۵ و ۱۹۲۶ء میں آپ کو بلادِ عربیہ میں بطور مبلغ بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔ از حد مصروفیت کے باوجود علمی میدان میں بھی آپ نے جماعت کی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ چنانچہ آپ کی چوبیس کے قریب تصنیفات شائع ہو چکی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے مواقع پر آپ کی تقاریر بھی ایک خاص رنگ رکھتی تھیں اور بہت پسند کی جاتی تھیں۔ ۱۹۲۶ء میں صحیح بخاری کا ترجمہ اور شرح لکھنے کا کام آپ کے سپرد کیا گیا جسے آپ بڑے شوق اور محنت سے کرتے رہے چنانچہ اس وقت تک شرح کے آٹھ جزو شائع ہو چکے ہیں۔

مسلمانانِ کشمیر کی جدوجہدِ آزادی میں بھی آپ کو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ ہدایت گرانقدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیمِ ملک کے وقت آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنا پڑیں چنانچہ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے جنوری ۱۹۴۸ء تک آپ قید رہے۔ قیامِ پاکستان کے وقت آپ کو سیاسی لحاظ سے بھی مسلمانوں کی خدمت کرنے کا بہت موقع ملا۔ جب پاکستان میں مرکز ربوہ قائم ہوا تو یہاں کے ابتدائی دور میں بھی جب کہ بہت سی مشکلات درپیش تھیں۔ ایک عرصہ تک آپ کو بطور امیر مقامی اور بطور ناظر کام کرنے کا موقع ملا یکم جون ۵۴ء کو آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے لیکن اس کے بعد پھر آپ کو ناظر امور خارجہ متعین کر دیا گیا۔ چنانچہ اس حیثیت سے آپ ۶۲ء تک جب کہ فالج کی وجہ سے آپ شدید بیمار ہو گئے کام کرتے رہے گویا ۱۹۰۸ء میں آپ نے خدمتِ دین کا جو عہد کیا تھا اسے آخر تک نہایت عمدگی کے ساتھ نبھانے کی آپ کو توفیق ملی۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

حضرت شاہ صاحب صاحبِ رؤیا و کشوف اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ نے رؤیا و کشوف کے ذریعے آپ کی راہنمائی کی اور اپنی بشارتوں سے آپ کو نوازا۔ نمازِ تہجد باقاعدہ ادا کرتے تھے قرآن کریم سے غایت درجہ محبت تھی اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گہرا مطالعہ تھا۔ عربی اور اردو کے بلند پایہ ادیب تھے۔ غرض بہت سی خوبیوں کے حامل تھے ایک لمبے عرصے تک تنظیمی، تربیتی، تبلیغی اور علمی میدان میں سلسلہ کی گراں بہا خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ حضرت شاہ صاحب نے پانچ لڑکیاں اور دو لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عنایت فرمائے آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ صاحبزادگان اور صاحبزادیوں ان کے بھائی محترم سید عبدالرزاق شاہ صاحب اور دیگر تمام افرادِ خاندان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر لحاظ سے ہمیشہ انہیں اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی حضرت شاہ صاحب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔